منقبت مولا حسینؑ

شاہِ دیں شاہِ والا حسینؑ آ گئے
سر بہ سجدہ ہے کعبہ حسینؑ آ گئے
فرض ہے مسکرانا حسینؑ آ گئے

اب نہ آنا میرے پاس اے بے کسی
دور ہو مفلسی، دور ہو مفلسی
میں نے تم سے کہا نا حسینؑ آ گئے

توحید کو بچایا شہہِ مشرقین نے
جو کوئی کر نہ پایا کیا وہ حسینؑ نے
جیسا خدا نے چاہا تھا ویسا حسینؑ ہے

انسان کیا بتائے بھلا کیا حسینؑ ہے
قبلے کا قبلہ کعبے کا کعبہ حسینؑ ہے

دیا بجھا کے اُجالا کر دے
جو شام کو بھی سویرا کر دے
جسے پتہ ہے سویرا کیا شے ہے شام کیا ہے
حسینؑ ہے وہ حسینؑ ہے وہ
حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے

وہ جس کے سجدے سے دیں بچا ہے
حسینؑ ہے وہ، حسینؑ وہ ہے

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

آج ہندہ کے گھر کیوں قیامت نہ ہو
کیوں مصیبت نہ ہو، کیوں مصیبت نہ ہو
گھر میں زہراؑ کے قبلہ حسینؑ آ گئے

شاہِ دیں شاہِ والا حسینؑ آ گئے

ابرو کی جنبشوں میں ہے وہ زور الاماں
فرشِ زمین کیا ہے اُلٹ دے یہ آسماں
شیرِ خدا کی گود کا پالا حسینؑ ہے

انسان کیا بتائے بھلا کیا حسینؑ ہے
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

خوب مہکے گا دینِ خدا کا چمن
کہہ رہے ہیں حسنؑ، کہہ رہے ہیں حسنؑ
ہاں ہاں کہتے ہیں نانا حسینؑ آ گئے

شاہِ دیں شاہِ والا حسینؑ آ گئے

سب نے یہ بات مان لی کرب و بلا کے بعد
پیہم شفا طرازیِ خاکِ شفا کے بعد
سارا جہاں مریض مسیحا حسینؑ ہے

انسان کیا بتائے بھلا کیا حسینؑ ہے

نہ تختِ شاہی نہ تاج ہو گا
تمام قصہ یہ آج ہو گا
کہ آج شیرِ خدا کے گھر میں جو آ رہا ہے
حسینؑ ہے وہ حسینؑ ہے وہ
حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

خوف کہتا تھا یہ غاصبوں سے ارے
بھاگ جاؤ کہیں، بھاگ جاؤ کہیں
اب یہاں پہ نہ رہنا حسینؑ آ گئے

شاہِ دیں شاہِ والا حسینؑ آ گئے

گوہرؔ ہزار باتیں زمانہ کرے مگر
ہم لوگ کربلائی ہیں ہم صاحبِ خبر
ہم جانتے ہیں صرف ہمارا حسینؑ ہے

انسان کیا بتائے بھلا کیا حسینؑ ہے

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

جب بھی گوھرِ غم و رنج کی دھوپ میں
تم کو سایہ ملے، تم کو سایہ ملے
بس سمجھ جانا مولا حسینؑ آ گئے

اے نسیمِ سحر جو پریشان تھے
سب سنبھل جائیں گے، اب سنبھل جائیں گے
اُن کو جا کے بتانا حسینؑ آ گئے

جس میں کوثر بھی جنت بھی قرآں بھی ہے
جس میں ایماں بھی ہے، جس میں ایماں بھی ہے
لے کے ایسا خزانہ حسینؑ آ گئے

ظالموں پہ قیامت گزرنے لگی
شام ڈرنے لگی، شام ڈرنے لگی
جونہی گونجا یہ نعرہ حسینؑ آ گئے